60412-اوقات نماز کی ابتدا سے کیا مقصود ہے ؟

سوال

میں نوجوان لڑکی ہوں اور ہر وقت گدلا پانی خارج ہوتا رہتا ہے، میں ایک نماز سے دوسری نماز کے دوران نوافل اور قرآن مجید کی تلاوت کرتی رہتی تھی، پھر میں نے ایک فتوی پڑھا جس میں بیان کیا گیا تھا کہ نماز کے وقت کی ابتدا سے لیکر وقت داخل ہونے تک نوافل ادا کر سکتی اور قرآن کی تلاوت کر سکتی ہے، ہمیں علم ہے کہ نماز کا وقت اذان ہونے پر داخل ہوتا ہے لیکن وقت کی ابتدا کب ہوتی ہے، آیا اذان سے پندرہ منٹ قبل یا اس سے بھی کم ؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہر وقت پانی اور گندگی کے اخراج کی
حالت میں اسے ہمیشہ حدث یعنی بے وضوء کا حکم دیا جائیگا، اور یہ استحاضہ اور ہوا
اور پیشاب نہ رکنے کی بیماری کی طرح ہی ہے، اس بیماری میں مبتلا شخص ہر نماز کے وقت
وضوء کرے اور پھر جتنے نوافل چاہے ادا کر سکتا ہے، اور اس وضوء کے ساتھ وہ قرآن مجید
کو بھی ہاتھ لگا سکتا ہے، یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت شروع ہو جائے.

لیکن زبانی قرآن مجید پڑھنے کے لیے
وضوء کی شرط نہیں، بے وضوء شخص بھی قرآن مجید کی زبانی تلاوت کر سکتا ہے، یا پھر وہ
کسی حائل وغیرہ مثلا دستانے پہن کر قرآن مجید پکڑ کر تلاوت کر سکتا ہے.

گندا پانی وغیرہ خارج ہونے کے حکم کے
لیے آپ سوال نمبر (50404) کے جواب کا
مطالعہ کریں.

دوم :

ہمارا یہ قول : وقت شروع ہونے اور وقت
داخل ہونے میں کوئی فرق نہیں، اس سے مراد وہ وقت ہے جس میں علاقے کے مطابق نماز کا
وقت ہونے پر اذان کہی جائے.

اور شریعت اسلامیہ نے نمازوں کے وقت
کی ابتدا اور نماز کے وقت کی انتہاء کی تحدید کر دی ہے، اس کی تفصیل آپ سوال نمبر (

9940) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں.

نماز عصر کا وقت مثلا ظہر کے بعد تین بجے شروع ہوتا ہے، چنانچہ گندا پانی وغیرہ کی بیماری میں بتلا عورت جب ظہر کی نماز ادا کر کے ظہر کی نماز ادا کر لے تو وہ تین بجے یعنی عصر کی اذان ہونے تک نفل پڑھ سکتی اور بیت اللہ کا طواف کر سکتی ہے، اور قرآن مجید کو چھو سکتی ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس دوران اس بیماری کے علاوہ کسی اور چیز مثلا پیشاب اور دوسری وضوء توڑنے والی معروف اشیاء سے اس کا وضوء نہ ٹوٹے؛ کیونکہ اس کے لیے صرف اس بیماری اور اس گندے پانی سے اجتناب میں مشقت کی بنا پر معاف ہے.

واللہ اعلم.